سولھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 4 فروری 2010

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

پنجاب میں 68 ہزار ایکڑ زمین پر فوج کا قبضہ ودیگر تفصیلات

***95: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں اس وقت 68 ہزار ایکڑ زمین فوج کے زیر انتظام ہے جو اس پر فصل کاشت کرتی ہے اس میں 18 ہزار ایکڑ اوکاڑہ میں، تیرہ ہزار ایکڑ بھنگالی لاہور میں، دیپال پور روڑ پر پروبن آباد اور خانیوال میں تیرہ تیرہ ہزار ایکڑ، رینالہ خورد میں چھ ہزار ایکڑ اور سرگودھا، پاک پتن میں دو دو ہزار ایکڑ زمین فوج اور اس کے مختلف اداروں کے قبضے میں ہے؟

(ب) کیا یہ تمام اراضی حکومت پنجاب کی ملکیت ہے، حکومت پنجاب اس اراضی کو فوجی اداروں سے واپس لے کر اسے بہتر استعمال میں لانے کی منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) فوج کے زیر انتظام رقبہ جات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1	ملٹری فارم اوکاڑہ	17013 ایکڑ
2	رینالہ اسٹیٹ اوکاڑہ	3195 ایکڑ
3	ملٹری فارم لاہور	2345 ایکڑ
4	ملٹری فارم بھنگالی لاہور	4341 ایکڑ
5	آرمی سٹڈ فارم پروبن آباد	10433 ایکڑ (یہ زمین 2045-1-04 تک پٹہ پر ہے)
6	ریمونٹ ڈپو سرگودھا	12119 ایکڑ (یہ زمین وفاقی حکومت کی ملکیت ہے)
7	آرمی سٹڈ فارم پاکپتن	5022 ایکڑ
	مذکورہ بالا اراضی کا کل رقبہ	50127 ایکڑ ہے۔

(ب) ریمونٹ ڈپو سرگودھا کے علاوہ تمام زمینیں حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں اور یہ زمینیں فوجی ضروریات کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

لاہور-نشتر ٹاؤن و عزیز بھٹی ٹاؤن میں رجسٹریوں،اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کے معاملات

*502: میاں نصیر احمد: کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نشتر ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن میں 2005 سے رجسٹریوں،اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں گھپلا کر کے حکومت پنجاب کو بھاری مالی نقصان پہنچایا گیا ہے،اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب کو نقصان پہنچانے والے کرپٹ عناصر کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرتی ہے،اس بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا جائے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا نشتر ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن کی 2005 سے اب تک اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں کوئی آڈٹ رپورٹ تیار کی گئی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو رپورٹس کی کاپیاں ایوان میں فراہم کی جائیں،اگر نہیں تو کب تک آڈٹ کی رپورٹس مرتب ہو جائیں گی، اگر آڈٹ ہی نہیں کیا جاتا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اصل قیمت خرید و فروخت سے کم مالیت کی رجسٹریاں تیار کی جاتی رہی ہیں اگر اس سوال کا جواب ہاں میں ہے تو حکومت کا اس سلسلہ میں کیا چیک اینڈ بیلنس کا طریقہ کار ہے،ایوان کو تفصیل سے وضاحت فرمائی جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2008 تاریخ ترسیل 16 جون 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ نشتر ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن میں 2005 سے اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیسوں کی مد میں گھپلا کیا گیا ہے-ان دو ٹاؤنز میں آڈٹ کے دوران اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس کی مد میں جو کمی نوٹ کی گئی ہے اس کی تفصیل نمبر شمار (ب) کے مقابل درج ہے-اگر معزز و محترم ممبر صوبائی اسمبلی کے علم میں کوئی ایسی شکایت ہے تو وہ اس کی نشاندہی فرمائیں تاکہ ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی جا سکے اور متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور سب رجسٹرار کمی اسٹیمپ ڈیوٹی و رجسٹریشن فیس متعلقہ افراد سے وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع کروائیں-

(ب) نشتر ٹاؤن اور عزیز بھٹی ٹاؤن کا سال 2005 سے اب تک آڈٹ کیا گیا ہے۔ آڈٹ رپورٹس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ مذکورہ بالا ٹاؤنز کی آڈٹ رپورٹس کا خلاصہ بمطابق پڑتال انسپکٹر آف اسٹیمپس درج ذیل ہے:-

عزیز بھٹی ٹاؤن

سال 2005 تا 2007

I- کل کمی اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس	09,72,652−00
II- کم شدہ رقم سے ریکور شدہ رقم جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہو چکی ہے۔	09,17,752−00
III- بقایا رقم جس کے لئے متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو اور سب رجسٹرار ریکوری کے لئے کوشاں ہیں۔	54,900−00

نشتر ٹاؤن

I- کل کمی اسٹیمپ ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس	49,44,957−00
II- کم شدہ رقم سے ریکور شدہ رقم جو کہ خزانہ سرکار میں جمع ہو چکی ہے۔	02,750−00
III- بقایا رقم جس کی وصولی ہونی ہے۔	49,42,207−00

(ج) اس سلسلہ میں عرض ہے کہ پنجاب میں ہر ضلع کا ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو / کلکٹر پنجاب اسٹیمپ (ویلیوایشن ٹیبلز برائے شہری جائیداد) رولز 1999 کے تحت ویلیوایشن ٹیبل جاری کرتا ہے۔ جن کے مطابق تمام رجسٹریاں کی جاتی ہیں۔ رجسٹریوں میں اسٹیمپ ڈیوٹی ور جسٹریشن فیس کی کمی بیشی کو چیک کرنے کے لئے محکمہ مال پنجاب نے انسپکٹر آف اسٹیمپس مقرر کئے ہیں۔ جن کی آڈٹ رپورٹس (Audit reports) پر متعلقہ دفتر سے جواب منگوایا جاتا ہے۔ متعلقہ دفتر کے جوابات (Annotated

(Replies) کے بعد جو بھی اسٹیمپ اور رجسٹریشن فیس میں کمی بیشی پائی جائے تو ریکوری کے لئے کارروائی کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2008)

بعض وکلا کا پارٹیوں کے ساتھ مل کر انڈر ویلیو پاور آف اٹارنی تیار کروانے کے معاملات

*503: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بعض وکلا پارٹیوں کے ساتھ مل کر انڈر ویلیو پاور آف اٹارنی (under value power of attorney) تیار کرواتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کو بعض وکلا انڈر ویلیو پاور آف اٹارنی (under value power of attorney) تیار کروا کر بھاری مالی نقصان پہنچا رہے ہیں نیز پچھلے تین سال میں کتنے کیس حکومت کے سامنے آئے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کو انڈر ویلیو پاور آف اٹارنی (under value power of attorney) تیار کروا کر بھاری مالی نقصان پہنچانے والے وکلا کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق تادیبی کارروائی ہو سکتی ہے، اگر ہو سکتی ہے تو قواعد و ضوابط کے مطابق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز پچھلے تین سال میں کتنے وکلا کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، ان کے بارے میں بھی آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 30 مئی 2008 تاریخ ترسیل 16 جون 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست نہیں۔ پاور آف اٹارنی (Power of Attorney) سیکشن 2 سب سیکشن 21 اسٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت تحریر ہوتی ہے۔ جس میں ویلیو کا ذکر نہ ہوتا ہے نہ ہی ہونا ضروری ہے۔

(ب) یہ درست نہیں کیونکہ پاور آف اٹارنی (Power of Attorney) پر ویلیوایشن ٹیبل کا اطلاق نہیں ہوتا تاہم پاور آف اٹارنی (Power Of Attorney) کے ذریعے بعد ازاں جو رجسٹریاں کی جاتی ہیں مثلاً بیعہ، ہبہ اور تبادلہ پر سیکشن 27-A اسٹیمپ ایکٹ 1899 کے تحت اربن پراپرٹی ویلیوایشن ٹیبل کا اطلاق ہوتا ہے۔

(ج)چونکہ پاور آف آٹارنی(Power of Attorney)پر ویلیوایشن ٹیبل کااطلاق نہ ہوتاہےاور نہ ہی اس میں قیمت لکھناضروری ہے۔اس لئے اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم جولائی2008)

پی پی145لاہور میں محکمہ کی اراضی کی تفصیلات

*1990:جناب محمد نوید انجم:کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)پی پی145لاہور میں حکومت کی کتنی اراضی کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی خالی پڑی ہےاور کتنی اراضی پر فصلیں کاشت ہو رہی ہیں؟

(ج) کتنی اراضی کن کن افراد کولیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دی گئی ہے،اس اراضی کی تفصیل اور جن کو دی گئی ہے،ان کے نام وپتہ جات بیان کریں؟

(د) کتنی اراضی پر کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھاہے؟

(ہ)اس اراضی سے سالانہ حکومت کو کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(و)قابضین سے سرکاری اراضی کیوں واگزار نہیں کروائی جارہی ہے،حکومت کب تک سرکاری اراضی واگزار کروانے کاارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی14اکتوبر2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)حلقہ پی پی145لاہور کینٹ میں صوبائی حکومت کی جگہ 167کنال اور2مرلہ ہےاور موضع کوٹلی گھاسی سرکل میں صوبائی حکومت کارقبہ نہ ہے۔

حلقہ پی پی145پی پی میں سنٹرل گورنمنٹ کی اراضی 2661-K ہےپنڈ ہر بنس پورہ سے موچی پورہ ڈیال ہاؤس تک ہے۔

(ب)پی پی145موضع مومن پورہ لاہور صوبائی حکومت کی کوئی جگہ خالی نہ ہےاور مومن پورہ حلقہ کی مزید تفصیل یوں ہے:-

1	133کنال،11مرلے غیر ممکن سڑک
2	28کنال،06مرلے غیر ممکن راجباہ
3	05کنال،05مرلے غیر ممکن آبادی
	ٹوٹل سرکاری اراضی167کنال2مرلے ہے۔

اس رقبہ پر کوئی فصل کاشت نہ ہے بلکہ بصورت مکان تعمیر ہو کر آبادی ہو چکی ہے۔

(ج) کل رقبہ 2661-K میں سے رقبہ تعدادی 460-k 1-M کچی آبادی قلندر پورہ کا انتقال بحق ایل ڈی اے ہو چکا ہے۔ جس پر آبادی قلندر پورہ آبادی ہر بنس پورہ بنی ہیں۔ رقبہ تعدادی 893-K, 15-M صحافی کالونی کے نام انتقال ہو چکا ہے۔ رقبہ تعدادی 140K, 14-M پر آبادی نواب پورہ، موچی پورہ رقبہ تعدادی 35-K پر آبادی رسول پورہ ہے۔ رقبہ تعدادی 29-K پر ڈیال ہاؤس تعمیر ہے جس پر چودھری عاشق ڈیال کا قبضہ ہے۔

145 پی پی موضع مومن پورہ میں دو کنال دو مرلے خسرہ نمبر 4/331 پٹہ مسماۃ سیدہ شائستہ خاتون زوجہ سید مظفر حسین شاہ قوم سید ساکن دیہہ کو پٹہ 1973 میں ہوا تھا۔ جس کا کرایہ مبلغ -/4,396 از سال 1988 تا 1991 جمع شدہ ہے۔

(د) 145 پی پی موضع پورہ میں 3 کنال، 7 مرلے پر ناجائز قبضہ کر رکھا ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:-

1	خسرہ نمبر 426/423 رقبہ تعدادی 3 مرلے، محمد اشفاق ولد احمد دین قابض ہے۔
2	خسرہ نمبر 1/331 رقبہ تعدادی 12 مرلے اللہ دتہ ولد عبدالرحیم قابض ہے۔
3	خسرہ نمبر 2/331 رقبہ تعدادی ایک کنال، 2 مرلے کرامت علی ولد اللہ دین قابض ہے۔
4	خسرہ نمبر 3/331 رقبہ تعدادی 17 مرلے، سردار محمد ولد نور محمد قابض ہے۔
5	خسرہ نمبر 5/331 رقبہ تعدادی 6 مرلہ محمد شریف ولد فضل دین قابض ہے۔
6	خسرہ نمبر 6/331 رقبہ تعدادی 7 مرلے ایم سی پرائمری گرلز سکول ناجائز قابض ہیں۔

(ہ) حکومت کو کوئی آمدن نہ ہو رہی ہے۔

(و) تین مرلہ، بارہ مرلہ، چھ مرلہ کی صورت میں موقع پر مکان بنے ہوئے ہیں اور پالیسی کے مطابق ان کا تعین کیا جا رہا ہے۔ اگر قابضین کا استحقاق نہ ہوا تو قانون کے مطابق تفصیلی رپورٹ برائے رقبہ خالی کروانے منگوائی جا رہی ہے۔ مزید ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو لاہور کو ہدایت کی جا چکی ہے کہ پالیسی کے مطابق استحقاق قابضین کو مدنظر رکھ کر بورڈ آف ریونیو کو اپنی سفارشات پیش کرے اگر پالیسی کے مطابق استحقاق نہ بنتا ہو تو ان سے قبضہ واگزار کروائے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 اپریل 2009)

صوبہ میں گھوڑی پال سکیم کی تفصیلات

*2448: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)صوبہ پنجاب میں گھوڑی پال سکیم کن کن اضلاع میں ہے، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ب)گھوڑی پال سکیم کے لئے کن کن چیزوں اور کتنی اراضی کا ہونالازمی قرار دیاگیاہے ؟

(ج)سال 2007 کے دوران کتنے لوگوں کو گھوڑی پال سکیم کے تحت رقبہ الاٹ کیاگیا، تفصیل فراہم کی جائے ؟

(د)سال 2007 میں جن جن لوگوں کو گھوڑی پال سکیم میں شامل کیاگیا،انکے نام وپتہ جات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)گھوڑی پال سکیم کے تحت ضلع سرگودھا، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ ،اوکاڑہ، ساہیوال اور خانیوال میں رقبے مختص کئے گئے، ضلع وار تفصیل "اے" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب)گھوڑی پال سکیم کے الاٹی کا انتخاب محکمہ دفاع کرتاہے شرائط درج ذیل ہیں:-

1- الاٹی کا اس موضع / چک کا مستقل رہائشی ہوناضروری ہے جہاں پر رقبہ گھوڑی پال سکیم الاٹ کرواناچاہتاہے-

2-الاٹی کامالک اراضی ہوناضروری ہے-

3-الاٹی عدم ریکارڈ / عدم سزایافتہ اور باکردار ہو-اچھی شہرت کاحامل ہو-چال چلن درست ہو-

4-الاٹی گورنمنٹ کی دیگر شرائط پوری کرنے کا اہل ہو-

گھوڑی پال سکیم کے تحت ایک گھوڑی پالنے کے لئے دومربع سرکاری اراضی الاٹ کی جاتی ہے-

(ج)سال 2007 میں جن اشخاص کو رقبہ الاٹ کیاگیاان کی تفصیل ضلع وار تفصیل "بی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د)سال 2007 میں مختلف اضلاع کے الاٹیاں گھوڑی پال سکیم کی تفصیل "سی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2009)

ضلع سرگودھا-اشٹام فروشوں کی تفصیلات

***2453: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے اشٹام فروش ہیں؟

(ب) ضلع سرگودھا میں کتنے غیر رجسٹرڈ شدہ اشٹام فروش ہیں انکی تعداد بتائی جائے؟

(ج) حکومت نے سال 2007 کے دوران کتنے غیر رجسٹرڈ شدہ لوگوں کے خلاف کارروائی کی؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) حسب آمدہ رپورٹ منجانب ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) سرگودھا بذریعہ چٹھی نمبری HC(G)/306 مورخہ 09-02-2009 ضلع سرگودھا میں کل 281 اشٹام فروش ہیں-

(ب) ضلع سرگودھا میں کوئی غیر رجسٹرڈ اشٹام فروش نہ ہے-

(ج) سال 2007 میں کسی غیر رجسٹرڈ اشٹام فروش کے خلاف کارروائی نہ کی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2009)

پی پی 145 لاہور ہربنس پورہ میں راجہ صاحب کی ملکیتی اراضی کی تفصیلات

***2490: جناب محمد نوید انجم: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) یکم جنوری 2007 سے قبل پی پی 145 لاہور ہربنس پورہ میں راجہ صاحب کے نام سے موسوم سرکاری اراضی کتنی تھی؟

(ب) یکم جنوری 2007 سے آج تک مذکورہ اراضی کن کن سرکاری اداروں اور لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے-ان اداروں اور لوگوں کے نام، پتہ جات اور اراضی کی تفصیل نیز ان کو اراضی کس مقصد کیلئے الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کتنی اراضی پر قبضہ گروپوں نے قبضہ کیا ان قبضہ گروپوں کے نام اور اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 2008 عیدالاضحیٰ سے دو/تین دن قبل ایک قبضہ گروپ نے 200 سے 300 کنال مذکورہ اراضی پر قبضہ کر کے اس کے گرد چار دیواری تعمیر کر دی؟

(ہ) کیا حکومت اربوں روپے کی سرکاری اراضی اس قبضہ گروپ سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 26 فروری 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو (لاہور) موضع ہر بنس پورہ کا کل رقبہ 2738 ایکڑ بمطابق مثل حقیقت سال 40-1939 ملکیتی رانی چھاولی بیوہ راجہ کیرتی سنگھ، بلبیشور سنگھ، سرندر سنگھ، پسران کنور ہر جرن سنگھ ہیں۔ جو مابعد بروئے انتقال نمبر 330 تبدیل ملکیت بروئے نمبر 392 مورخہ 1959-08-12 بحق سنٹرل گورنمنٹ ہو چکا ہے۔

(ب) یکم جنوری 2007 کے بعد سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو رقبہ تعدادی 50 کنال بحکم جناب ڈاکٹر نذیر سعید صاحب چیف سیٹلمنٹ کمشنر پنجاب مورخہ 2009-07-13 برائے قبرستان الاٹ کی گئی ہے۔ جس کا انتقال نمبر 26404 درج رجسٹر ہو کر مورخہ 2009-07-15 کو منظور ہو چکا ہے۔

(ج) موضع ہر بنس پورہ کا کل رقبہ 2738 ایکڑ جو بمطابق مثل حقیقت سال 40-1939 ملکیتی رانی چھاولی بیوہ راجہ کیرتی سنگھ، بلبیشور سنگھ، سرندر سنگھ، پسران کنور ہر جرن سنگھ ہے جو مابعد بروئے انتقال نمبر 330 تبدیل ملکیت بروئے چھٹی نمبر 392 مورخہ 1959-08-12 بحق سنٹرل گورنمنٹ ہو گیا تھا۔ مابعد مختلف اوقات میں رقبہ مختلف لوگوں کے نام الاٹ ہوا اور اس رقبہ پر مختلف لوگوں نے مختلف ہاؤسنگ سکیمیں بنا کر لوگوں کو 10 / 5 مرلے کے پلاٹس کی شکل میں فروخت کر دیں اور لوگوں نے اس پر مکانات تعمیر کر لئے۔ مابعد آمدہ حکم جناب (R) DO صاحب کلکٹر ضلع بروئے چھٹی نمبری HV (R) 1069 مورخہ 2004-11-04 کو تمام انتقالات خارج ہو کر رقبہ مذکورہ واپس ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ ہو چکا ہے۔

اب رقبہ ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ ہے اور مختلف لوگ مکانات کی صورت میں قابض ہیں۔

نام سکیمز	نام سکیم
میاں محمد رمضان	نذیر گارڈن
میاں پرویز امین	تاج باغ
ملک کرامت الٰہی وغیرہ	کینال پارک
میاں محمد راشد وغیرہ	جناح پارک
میاں امتیاز علی	عاصم ٹاؤن
حاجی محمد اعجاز	ہجویری ٹاؤن
شیر محمد باجوہ	افضال پارک

(د) یہ درست نہ ہے کہ 2008 عیدالاضحیٰ سے دو تین دن قبل ایک قبضہ گروپ نے 200 سے 300 کنال مذکورہ اراضی پر قبضہ کر کے اس کے گرد چار دیواری تعمیر کر دی۔ بلکہ حالات و واقعات کچھ اس طرح سے ہیں:-

بروئے انتقال نمبر 6596 تبدیل ملکیت بنام وارثان شہزادی امر ؤبخت نواب افضل محمد خان، نواب معین الدین خان بحصہ برابر رقبہ تعدادی 1-M 202-K کا انتقال درج رجسٹر ہو کر مورخہ 18-03-1989 کو منظور ہوا ما بعد بروئے انتقال نمبر 8626 بیع دستاویز نمبر 1451 مورخہ 06-06-1991 منجانب نواب معین الدین خان بحق اتفاق کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹی لمٹیڈ شبستان سینما ایبٹ روڈ لاہور بذریعہ شیخ روحیل اصغر ولد شیخ محمد اصغر، (2) مقصود اقبال ولد شیخ عنایت علی (3) محمد ارشد ہیرا ولد عبدالحمید رقبہ تعدادی 0 K 101 کا انتقال درج رجسٹر ہو کر مورخہ 09-06-1991 کو منظور ہوا۔

مابعد آمدہ حکم جناب (DO (R صاحب کلکٹر ضلع بروئے چھٹی نمبری HV (R) 1069 مورخہ 04-11-2004 انتقال نمبر 6596 خارج ہو چکا ہے۔ رقبہ مذکورہ واپسی ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ ہو چکا ہے۔ رقبہ کا مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے۔ جس کی رٹ پٹیشن نمبر 08-R-67 ہے موقع پر شیخ روحیل اصغر وغیرہ کی رقبہ تعدادی 0 k 50 پر چار دیواری ہے۔

(ہ) بالکل حکومت قبضہ گروپوں سے سرکاری ارضی واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور چار مرتبہ اپریشن کر کے تقریباً 0 K 64 اراضی واگزار کروائی گئی ہے اور باقی رقبہ واگزار کروانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)</u>

<u>پنجاب میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات</u>

*3108: <u>محترمہ شبینہ ریاض:</u> کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کے کتنے اضلاع میں محکمہ مال نے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کر لیا ہے؟

(ب) 2006 میں ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی زیر نگرانی سافٹ ویئر کی تیاری کا منصوبہ منظور کیا گیا تھا، وہ اب کن مراحل میں ہے؟

(ج) سافٹ ویئر کی تیاری کے لئے کتنا عرصہ مزید درکار ہے، اس میں اتنی تاخیر کیوں کی جا رہی ہے، وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) اس وقت تک کسی بھی ضلع کا ریکارڈ کمپوٹرائزڈ نہیں کیا گیا ہے رحیم یار خان اور گجرات میں کمپیوٹرائزیشن کا کام تجرباتی بنیادوں پر شروع کیا گیا تھا جو کہ نامکمل رہا۔

(ب) تین کمپنیاں سافٹ ویئر تیار کر چکی ہیں جو کہ اضلاع میں کام کے لئے استعمال ہو گا۔ ان تین کمپنیوں میں سے کسی ایک کے تیار کردہ سافٹ ویئر کو منتخب کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ج) سافٹ ویئر کی تیاری مکمل ہو چکی ہے۔ البتہ تین میں سے ایک سافٹ ویئر کے انتخاب کا عمل جاری ہے یہ طے کیا گیا ہے کہ سافٹ ویئر کی تکنیکی جانچ پڑتال کسی غیر جانبدار منصف سے کرائی جائے۔

اس کے بعد ورلڈ بینک کے طریقے کار کے مطابق سافٹ ویئر کمپنی کے ساتھ معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے توقع ہے کہ نومبر 2009 تک غیر جانبدار منصف سے جانچ پڑتال کے بعد سافٹ ویئر کی بابت کام مکمل ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2009)

ضلع بہاولنگر۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز نہ کرنے کی تفصیلات

*3109: محترمہ شبینہ ریاض: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاول نگر کی کتنی تحصیلوں میں محکمہ مال نے ریکارڈ کمپیوٹرائز کر لیا ہے اگر ابھی تک نہیں کیا تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ مال کا ریکارڈ کب تک کمپیوٹرائز کر لیا جائے گا؟

(ج) محکمہ مال ضلع بہاول نگر کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز نہ کرنے اور تاخیر کے ذمہ داران کون ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع بہاولنگر کی تحصیلوں کے ریکارڈ کو ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب تمام اضلاع بشمول بہاولنگر میں کمپیوٹرائزیشن کا کام سال 2012 کے آغاز تک مکمل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر اور دیگر تمام اضلاع میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل سال 2012 کے آغاز میں شروع ہوگا۔اس سلسلے میں کوئی تاخیر درپیش نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2009)

موضع بھنگالی لاہور کینٹ کی سرکاری اراضی پر قابضین کی تفصیلات

*3223: جناب محمد اجمل: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) موضع بھنگالی لاہور کینٹ میں کتنی سرکاری اراضی 2002 میں تھی، اب کتنی اراضی ہے؟

(ب) کتنی اراضی کن کن افراد کو الاٹ کی گئی، ان کے نام، ولدیت، پتہ جات نیز ان کو یہ اراضی کس بناء پر الاٹ کی گئی؟

(ج) ان الاٹیز سے حکومت نے فی کنال کتنی رقم وصول کی، تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) کتنی اراضی کن کن سرکاری اداروں کو الاٹ کی گئی ان اداروں کو سرکاری اراضی الاٹ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، ان ناجائز قابضین کے نام اور پتہ جات کی تفصیل بتائیں؟

(و) اگر محکمہ مال نے اس اراضی پر قبضہ کے خلاف کوئی ایکشن لیا تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 13 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 9 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جناب عالی موضع بھنگالی میں بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال 96-1995 میں رقبہ (416K–13M) سال 2002 سے صوبائی حکومت کی ملکیت ہے جواب تک بدستور قائم ہے۔

(ب) کسی بھی شخص کو سال 2002 تا حال کوئی اراضی الاٹ نہ ہوئی ہے۔

(ج) کسی بھی شخص کو کوئی اراضی الاٹ نہ ہوئی ہے۔لہذا رقم کی وصولی کا جواز نہ بنتا ہے۔

(د) کسی ادارے کو کوئی سرکاری اراضی الاٹ نہ ہوئی ہے تاہم صوبائی رقبہ کی تفصیل جو محکمہ جات کے تصرف میں ہے درج ذیل ہے:۔

مقبوضہ محکمہ تعلیم	محکمہ ہائی وے
08-01	19-9

(ہ)رجسٹر حقداران زمین سال 1995-96 زیر کار میں کسی ناجائز قابض کا اندراج موجود نہ ہے- تاہم 251 کنال 12 مرلے پر DHA ناجائز قابض ہے- جب کہ ریونیو ریکارڈ میں بطور مزارع تابع مرضی درج ذیل موجود ہیں:-

نام مع نوعیت اندراج	نمبر خسرہ	رقبہ
1-رحمت ولد کیماں قوم تیلی مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	1360/18	0-2
2-بسا ولد خیر دین قوم تیلی مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	1104	0-10
3-رشید ولد گلاب قوم اعوان مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	151	0-01
4-سراج دین ولد فتو قوم تیلی مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	403	0-01
5-محمد جمیل ولد محمد اشرف قوم اعوان مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر رقبہ خود کاشتہ ناجائز)	308	3-0
6-یوسف ولد عمر دین قوم اعوان مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	1073	0-01
7-حسو ولد کرم دین قمر مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر رقبہ خود رہائش پذیر ہے)	1540/2	0-9
8-غلام رسول ولد خواجہ مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	1258	0-3
9-سردار ولد اللہ دین قوم تیلی مزارع تابع مرضی:(موقعہ پر DHA ناجائز قابض)	804	0-2
10-مطابق موقع DHA ناجائز قابض ہے-		251-12

(و)کمشنر لاہور ڈویژن اس معاملہ کے حل کے لئے DHA سے رابطہ میں ہیں-

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

ضلع حافظ آباد۔ محکمہ کی اراضی کی تفصیلات

*3325: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ کی ملکیتی اراضی کتنی کس کس موضع میں اور اس کی موجودہ صورتحال کیا ہے؟

(ب) پچھلے آٹھ سالوں میں سرکاری اراضی کتنے افراد کو الاٹ / لیز یا فروخت کے ذریعے دی گئی ہے، ان افراد کے نام مع اراضی کی تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) حافظ آباد ضلع حافظ آباد میں کل 12707 کنال 16 مرلے سرکاری اراضی پائی جاتی ہے۔

اراضی مقبوضہ محکمہ جات کی موضع وار تفصیل علیحدہ شامل ہے۔ بمطابق رپورٹ عملہ فیلڈ تمام ترقبہ محکمہ جات کے تصرف میں ہے ماسوائے خستہ حال ریسٹ ہاؤس ہائے جو کہ مقبوضہ محکمہ انہار صوبائی حکومت پنجاب ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں پچھلے آٹھ سالوں میں کسی قسم کی کوئی سرکاری اراضی الاٹ / لیز یا فروخت کے ذریعہ نہ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 فروری 2010)

حکومت پنجاب کے کرائسیز ریلیف کے محکمہ جات سے متعلقہ تفصیل

*3326: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں قدرتی آفات میں ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت محکمہ ریلیف اینڈ کرائسسز مینجمنٹ ضروری اقدامات اور متاثرین کو مالی امداد فراہم کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ آرڈیننس 2006 کے تحت پراونشل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی و کمیشن کا قیام بھی عمل لایا گیا ہے؟

(ج) اگر جز وہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ محکمہ جات سے علیحدہ علیحدہ کیا کام لیا جا رہا ہے، نیز 09-2008 میں ان محکمہ جات کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی اور اب تک کتنی خرچ کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی25اپریل2009 تاریخ ترسیل4جولائی2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب میں قدرتی آفات سے ہونے والے نقصانات کی تلافی کے لئے محکمہ ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ، پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ1958 کے تحت ضروری اقدامات و متاثرین کو امداد فراہم کرتا ہے۔

لینڈ ایڈ منسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو50% یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال وانہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1- زرعی انکم ٹیکس

2- آبیانہ

3- ترقیاتی محاصل

4- لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ب) سابقہ حکومت نے ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ کا ایک علیٰحدہ محکمہ بنایا تھا جو کہ مؤثر طریقہ سے کام نہیں کر سکا اس لئے موجودہ حکومت نے رولز آف بزنس میں ضروری ترامیم کرنے کے بعد ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو دوبارہ بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ضم کر دیا ہے جو کہ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو / ریلیف کمشنر پنجاب کے زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔بہر حال وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر قانون کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ پنجاب نیشنل کلیمٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ1958، پنجاب ایمرجنسی سروسز ایکٹ2006 کا جائزہ لے کر ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی موجودہ ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان قوانین کو جدید خطوط پر لانے کے لئے ضروری ترامیم تجویز کرے گی۔

(ج) جیسا کہ جزو (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ علیٰحدہ علیٰحدہ محکمہ جات کی ضرورت نہ تھی لہذا ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ، پنجاب اپنے پرانے طرز پر سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب کے

ماتحت نہایت مؤثر واحسن انداز میں اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔محکمہ کو گزشتہ سالوں کی طرح بجٹ کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ ایمرجنسی میں ضرورت اور ڈیمانڈ کے مطابق ضلعی حکومتوں کو متاثرین کی امداد و بحالی کے لئے رقوم فراہم کی جاتی ہے۔بہر حال بجٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

نمبردار کی تقرری فرائض اور معاوضہ کی تفصیل

*3449: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں نمبردار کی تقرری کے طریقہ کار سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) نمبردار کے فرائض سے متعلق ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) فرائض کی ادائیگی پر نمبردار کو کیا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 14 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کے تحت وضع شدہ قواعد لینڈ ریونیو 1968 کے مطابق نمبردار کا تقرر کلکٹر ضلع کرتا ہے۔لینڈ ریونیو ایکٹ کی دفعہ 36 تا 38 کی فوٹو کاپی برائے ملاحظہ فلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فرائض نمبردار قواعد لینڈ ریونیو 1968 میں تفصیلاً درج ہیں۔لینڈ ریونیو رولز 1968 کے رولز نمبر 15 تا 29 کی فوٹو کاپی برائے ملاحظہ فلیگ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) نمبردار کی معرفت جو واجبات سرکار وصول کئے جاتے ہیں۔اس کے عوض اس کو درج ذیل فیس ادا کی جاتی ہے۔

(1) معاملہ اراضی کی وصولی پر پانچ فیصد (پنجوترہ)

(2) آبیانہ کی وصول کردہ رقم کا چھ فیصد

(3) رقم پٹہ عارضی کاشت اور لگان نقدی پر وصول کردہ وصولی کا تین فیصد

(4) زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے اگر کوئی زمیندار اگر ٹیکس کی رقم نمبردار کے ذریعہ جمع کروائے تو وہ نمبردار کو 5 فیصد ادا کرے گا۔

مزید براں کالونی چکوک میں نمبردار کو

دستیاب سرکاری اراضی 2/1-12 ایکڑ پٹہ پر برائے کاشت دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 جولائی 2009)

عرصہ دو سال سے زائد ایک جگہ تعینات محکمہ مال کے اہلکاران کی ٹرانسفر

*3451: محترمہ عارفہ خالد پرویز: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مختلف اوقات میں پٹواریوں کے تبادلوں پر پابندی لگادی جاتی ہے اگر ہاں تو اس کے پیچھے پٹواریوں کی بدعنوانی ہے یا علاقے کے بااثر افراد ایسا کرواتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پٹواری یا کوئی اور محکمہ مال کا اہلکار ایک اسامی پر دو سال سے زائد عرصہ تک تعینات نہیں رہ سکتا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں بیشتر پٹواری اور دوسرے اہلکار دو سال سے زائد عرصہ سے ایک ہی جگہ پر تعینات ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ دو سال سے زائد عرصہ ایک جگہ پر تعینات رہنے والے پٹواریوں اور دوسرے اہلکاروں کو تبدیل کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) درست ہے کہ حکومت پنجاب مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے پٹواریان کے تبادلہ جات پر پابندی لگانے کا اختیار رکھتی ہے البتہ پابندی لگانے کے پیچھے پٹواریان کی بدعنوانی یا علاقہ کے بااثر افراد کا کوئی تعلق نہ ہوتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ٹرانسفر پالیسی کی روسے کسی بھی سرکاری ملازم کا ایک جگہ تعیناتی کا عرصہ تین سال ہے جب کہ پچھلی حکومت کی کابینہ کے فیصلہ کے مطابق عام عرصہ (normal tenure) ایک سال کر دیا گیا تھا البتہ یہ ضروری نہ ہے کہ کسی بھی سرکاری ملازم کو مطلوبہ مدت پورا ہونے پر ضرور تبدیل کیا جائیگا۔ مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی بھی پٹواری کسی ایک جگہ پر عام عرصہ سے زیادہ تعینات رہ سکتا ہے۔

(ج) محکمہ مال وقتاً فوقتاً پٹواریان و دیگر اہلکاران کے تبادلہ جات مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کرتا رہتا ہے۔

(د) صورت حال مندرجہ بالا پیراجات میں واضح کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جولائی 2009)

صوبہ پنجاب میں نمبردار کے تقرر کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*3550: جناب طاہر اقبال چودھری: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ پنجاب میں نمبر دار کے تقرر کا طریقہ کار کیا ہے کیا کسی قانون میں اسکا ذکر ہے۔اگر ہاں تو آگاہ کیا جائے نیز نمبر دار کے تقرر کے لئے کیا Criteria مقرر ہے؟

(ب)نمبر دار کی ذمہ داریاں، اختیارات اور فرائض کیا ہوتے ہیں اور کیا نمبر دار کسی کو جوابدہ ہوتا ہے، اگر ہاں تو کس کو؟

(ج)اپنے فرائض کی انجام دہی کے عوض نمبر دار کو کتنا اعزازیہ / ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے نیز اسکے علاوہ کیا مراعات حاصل ہیں؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2009 تاریخ ترسیل 25 جون 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کے تحت وضع شدہ قواعد لینڈ ریونیو 1968 کے مطابق نمبر دار کا تقرر کلکٹر ضلع کرتا ہے-لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کی دفعہ 36 تا 38 کی فوٹو کاپی برائے ملاحظہ فلیگ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب)فرائض نمبر دار قواعد لینڈ ریونیو 1968 میں تفصیلاً درج ہیں-

لینڈ ریونیو رولز 1968 کے رولز 15 تا 29 کی فوٹو کاپی برائے ملاحظہ فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ج)نمبر دار کی معرفت جو واجبات سرکار وصول کئے جاتے ہیں اس کے عوض اس کو درج ذیل فیس ادا کی جاتی ہے-

(1)معاملہ اراضی کی وصولی پر پانچ فیصد (پنجوترہ)

(2)آبیانہ کی وصول کردہ رقم کا چھ فیصد

(3)رقم پٹہ عارضی کاشت اور لگان نقدی پر وصول کردہ وصولی کا تین فیصد

(4)زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کے لئے اگر کوئی زمیندار اگر ٹیکس کی رقم نمبر دار کے ذریعہ جمع کروائے تو وہ نمبر دار کو 5 فیصد ادا کرے گا-

مزید براں کالونی چکوک میں نمبر دار کو دستیاب سرکاری اراضی 2/1-12 ایکڑ پٹہ پر برائے کاشت دی جاتی ہے-

(تاریخ وصولی جواب 21 جولائی 2009)

سال 09-2008 لینڈ ریونیو کی مد مقررہ ہدف پورا نہ کرنے کی وجوہات

*3557: جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں لینڈ ریونیو کی مد میں وصولی کا ہدف 4 ارب 60 کروڑ روپے مقرر کیا گیا تھا مگر مالی سال کے پہلے 10 ماہ میں صرف 2 ارب 25 کروڑ 40 لاکھ کی وصولی کی گئی کیا بقیہ دو ماہ میں بقایا رقم وصول ہو جائے گی اگر ہاں تو کیسے؟

(ب) اتنی بڑی رقم کی عدم وصولی اور غفلت کے مرتکب اور ہدف پورا نہ کرنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 25 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ سال 09-2008 میں لینڈ ریونیو کی مد میں 4 ارب 60 کروڑ روپے ٹارگٹ دیا گیا تھا- محکمہ فنانس گورنمنٹ آف پنجاب نے ٹارگٹ میں کمی کر کے Revised Target 4 ارب 10 کروڑ کر دیا جس میں سے مالی سال کے پہلے 10 ماہ میں بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مبلغ 3 ارب 41 کروڑ 52 لاکھ روپے وصول کر کے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے- جو کہ ٹارگٹ کی وصولی کا 83% بنتا ہے کیونکہ ہمارے ریونیو افسران زیادہ تر گندم کی خریداری، سستی روٹی سکیم، کھالہ جات کی مرمت اور دوسری extra انتظامی ڈیوٹیوں میں مصروف رہے جس کی وجہ سے ٹارگٹ کی وصولی میں کمی رہی لیکن سال 09-2008 کے اختتام تک 4 ارب 53 کروڑ 7 لاکھ وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے گئے جو کہ ٹارگٹ کی وصولی کا 111% بنتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

Recovery Position of Government Dues for the Current Financial Year 2008-2009 (Up to June, 2009).

Head of Account	Budget Estimate	Revised Budget Estimate	Actual Collection up to June,2009	% of Recovery on Revised Budget

				Estimate
Land Revenue Govt. Receipt (Mutation Fee etc.)	4,600	4,100	4,537	111%

(ب)اس ضمن میں عرض ہے کہ بورڈآف ریونیو پنجاب نے صوبے کے تمام کمشنر صاحبان ودیگر افسران کو وصولی 100% کرنے کے لئے بار بار یاددہانی کروائی گئی تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 8اکتوبر 2009)

ریونیو ٹیکس میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*3559:جناب محمد یار ہراج : کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ ٹیکس ریونیو میں مالی سال 09-2008 میں زرعی انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف ایک ارب مقرر کیا گیا تھا مگر رواں مالی سال کے پہلے 10 ماہ میں صرف 54 کروڑ کی وصولی کی گئی ہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تو اتنی بڑی رقم کی وصولی نہ کرنے کے ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 26 مئی 2009 تاریخ ترسیل 4 جولائی 2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)ہاں یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ مالی سال 09-2008 میں زرعی انکم ٹیکس کی مد میں ایک ارب روپے کاہدف مقرر کیا گیا تھا۔یہ ہدف کافی زیادہ تھااور گزشتہ سالوں کی وصولی کے حساب سے محکمہ خزانہ نے اس کو کم کرکے اس کو ضمنی بجٹ میں 60 کروڑ کر دیا۔اس میں سے رواں مالی سال کے مطابق پہلے 10 ماہ کے دوران 47 کروڑ روپے وصول کرکے سرکاری خزانہ میں جمع کروائے گئے جو کہ ٹارگٹ کی وصولی کا 78% بنتا ہے چونکہ ریونیوافسران زیادہ تر دوسرے اہم انتظامی امور میں مصروف رہے اس لئے ہدف کی وصولی میں کمی رہی لیکن سال 09-2008 کے اختتام تک 78

کروڑ90لاکھ روپے وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کروائے گئے جو کہ ٹارگٹ کی وصولی کا 132%بنتا ہے۔

(ب)چونکہ وصولی ہدف سے زیادہ ہے لہذا کسی انضباطی کارروائی کی ضرورت نہ ہے تاہم سال کے دوران بوجہ کم وصولی پر صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے 160 ریونیوافسران کی جواب طلبی کی گئی۔ایک افسر کی ریونیوپاورزبھی سلب کی گئیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری2010)

تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دینے کا مسئلہ

*3567:ملک جہاں زیب وارن:کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کسی تحصیل کو ضلع کا درجہ دینے کا کیاCriteria ہے؟

(ب)تحصیل احمد پور شرقیہ کا کل رقبہ کتنا ہے اوراس تحصیل سے سالانہ کتنامالیہ حکومت کو حاصل ہوتا ہے؟

(ج)کیاحکومت اس تحصیل کی فلاح و بہبود کے لئے اس کو ضلع کا درجہ دینے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تواس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی27 مئی2009 تاریخ ترسیل26 جون2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)کسی بھی تحصیل کو ضلع کا درجہ دینے کے لئے اس کے معاشی،جغرافیائی،انتظامی اور معاشرتی پہلوؤں کا جائزہ لیا جاناہوتا ہے۔

(ب)تحصیل احمد پور شرقیہ کا کل343676ایکڑاوراس تحصیل سے سالانہ -/78314200روپے مالیہ حکومت کو حاصل ہوتا ہے۔

(ج)فی الوقت تحصیل احمد پور شرقیہ کو ضلع کا درجہ دینے کی کوئی تجویز حکومت پنجاب، محکمہ مال کے زیر غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب22اکتوبر2009)

تحصیل میلسی کی ملکیتی اراضی کی تفصیلات

*3609:جناب طاہراقبال چودھری:کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)محکمہ مال تحصیل میلسی ضلع وہاڑی کی ملکیتی اراضی کس کس کو کتنے ٹھیکے پر دی گئی ہے۔تفصیل بیان کریں؟

(ب) کتنی اراضی حکومت پنجاب کے پاس بقایا پڑی ہے۔کیا حکومت اس اراضی کو ٹھیکے پر دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 2 جون 2009 تاریخ ترسیل 9 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) وہاڑی کی رپورٹ کے مطابق تحصیل میلسی میں 49 ایکڑ سرکاری اراضی 10 افراد کو پٹہ پر دی گئی تھی۔ناموں اور رقبہ کی تفصیل جھنڈی "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل میلسی میں 227 ایکڑ سرکاری اراضی موجود ہے۔حکومت پنجاب نے توسیع پر اور پٹہ داری پر سے پابندی مورخہ 13 جنوری 2010 سے ہٹالی ہے اور اب بے زمین کاشتکاروں اور 4 ایکڑ سے کم مالکوں کو پٹہ داری پر زمین دی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

بائی پاس بہاولنگر شہر کی تعمیر کی تفصیلات

*3781: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بائی پاس بہاول نگر شہر کی تعمیر کے لئے کتنی اراضی کن کن افراد سے حاصل کی گئی ان کے نام اور اراضی کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) آج تک کن کن مالکان کو زمین کی رقم ادا کی گئی ہے؟

(ج) کن کن افراد کو زمین کی ادائیگی بقایا ہے؟

(د) جب یہ بائی پاس تعمیر ہوا، اس وقت اس علاقہ میں اراضی کی مارکیٹ ویلیو کتنی تھی اور اب کتنی ہے؟

(ہ) کیا حکومت جن مالکان زمین کو ادائیگی نہ ہوئی ہے ان کو موجودہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق ادائیگی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 جون 2009 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) بہاولنگر اعتراضات قبل از وقت ہیں۔کیونکہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (1)4 تعدادی رقبہ 11-07-106 گورنمنٹ گزٹ میں مورخہ 29-05-2006 کو شائع کرایا گیا۔مزید کارروائی حصول اراضی عدم فراہمی فنڈز زیر التوا ہے۔محکمہ ہائی وے نے رقم مبلغ

7834400روپے+ 32165200روپے= 39999600روپے فراہم کئے جو کہ خزانہ سرکار (ریونیوڈیپازٹ) میں جمع کروائے گئے۔نوٹیفیکیشن زیر دفعہ 6&(4)17 لینڈایکوزیشن ایکٹ 1894 برائے رقبہ 105ایکڑ، 07کنال اور 11مرلے 15-09-2009کو شائع ہوا ہے۔ کارروائی حصول اراضی کی تکمیل سے قبل متاثرین کو معاوضہ ادائیگی ممکن نہ ہے اور تفصیل متاثرین بعداز ایوارڈ بمطابق ثبوت ملکیت / ریونیو ریکارڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے مرتب کی جائے گی۔

(ب)بورڈآف ریونیو پنجاب نے بذریعہ چٹھی نمبر S.II–40/09–2218 مورخہ 6-1-2010 قیمت منظوری زیر تحت رول (III)12 پنجاب لینڈایکوزیشن رولز 1983 جاری کی ہے۔مزید براں ڈسٹرکٹ آفیسر بہاول نگر کو بذریعہ چھٹی مورخہ 15-01-2010 ہدایت جاری کی ہے کہ اسے منطقی انجام تک پہنچایا جائے۔ مزید براں لینڈایکوزیشن کلکٹر کو برائے جاری کرنے ایوارڈ ہدایت کی گئی ہے۔

(ج) جواب پیر (ب) میں تفصیلاً تحریر ہے۔

(د) سڑک کی تعمیر سال 2005 میں شروع ہو گئی اور ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی نے زیر حصول رقبہ کی قیمت درج ذیل مقرر کی۔

نمبر شمار	نام موضع	قیمت فی ایکڑ
1	حافظ والا، قمرالدین ہانس	250000/-روپے
2	اسلام پورہ، محمد نواز پورہ	350000/-روپے
3	رب نواز پورہ	300000/-روپے

چونکہ نوٹیفیکیشن زیر دفعہ (1)4 حصول اراضی ایکٹ 1894 کی تاریخ اشاعت سے گزشتہ بارہ ماہ کی اوسط / مارکیٹ پرائس مد نظر رکھتے ہوئے زیر حصول رقبہ کی فی ایکڑ قیمت مقرر کی جاچکی ہے۔اس لئے موجودہ مارکیٹ قیمت لاگو نہ ہو گی۔

(ہ) زیر حصول رقبہ کی قیمت فی ایکڑ تشخیص ہونے کے بعد متاثرین کو موجودہ مارکیٹ کی قیمت کے حساب سے معاوضہ اراضی ادا نہ کیا جا سکتا ہے۔البتہ لینڈایکوزیشن ایکٹ سیکشن 34 کے تحت متاثرین 8% سود مرکب از تاریخ قبضہ سے معاوضہ کی ادائیگی تک کے حقدار ہیں لیکن ضروری ہے کہ محکمہ ہائی وے سود مرکب کی ادائیگی کے لئے رقم جمع کرائے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

ضلع قصور میں لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کرنے کے منصوبے کی تفصیلات

*3807: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) ضلع قصور میں چند سال قبل لینڈ ریونیو ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا منصوبہ شروع کیا گیا تھا جسکا باقاعدہ افتتاح بھی ہوا، اس پر آج تک کتنی لاگت آئی ہے اور یہ منصوبہ کن مراحل میں ہے؟

(ب) ضلع قصور کے کل کتنے گاؤں ہیں اور اب تک کتنے گاؤں کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ ہو چکا ہے اگر نہیں کیا جا سکا تو اسکی وجہ کیا ہے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2009 تاریخ ترسیل 18 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع قصور میں 1992 میں تجرباتی بنیادوں پر ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے منصوبہ پر کام شروع کیا تھا اس منصوبہ پر کل لاگت -/16916887 روپے آئی، سافٹ ویئر کے ناکام ہونے اور دیگر تکنیکی وجوہات سے حکومت نے 2003 میں یہ منصوبہ ترک کر دیا۔

(ب) ضلع قصور میں 641 مواضعات ہیں۔مذکورہ منصوبے کے تحت 601 مواضعات کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا گیا تھا۔تاہم یہ ریکارڈ سافٹ ویئر کے مسائل کی بنیاد پر قابل استعمال نہیں پایا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

کھیوٹ نمبر 1017 موضع ڈنگہ ضلع گجرات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3833: میاں طارق محمود: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کھیوٹ نمبر 1017 موضع ڈنگہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا کتنا رقبہ ہے اور یہ کس کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ رجسٹر حقداران سال 2001-2002ء کے تحت یہ رقبہ خانہ ملکیت میں آسائش دیہہ چراگاہ اور خانہ کاشت میں حصہ داران و مشتریان کا اندراج ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقبہ کا قبل ازیں خانہ ملکیت میں شاملات دیہہ چراگاہ کا اندراج تھا اور خانہ کاشت میں مختلف مالکان کا اندراج تھا بعد ازاں اس رقبہ کو شاملات دیہہ چراگاہ کی بجائے آسائش دیہہ چراگاہ کا اندراج کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلہ میں ضلع گجرات محکمہ مال کے افسران کے پاس اس بابت انکوائری چل رہی ہے اس سلسلہ میں متعلقہ افسران نے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 7 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 21 جولائی 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

بموجب رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر گجرات

(الف) رجسٹر حقداران زمین ڈنگہ برائے سال 01-2000 کے کھیوٹ نمبر 1017 کھتونی نمبر 2765تا2906-2910 کا رقبہ 2423-K ,M-1 ہے۔خانہ ملکیت میں آسائش دیہہ چراگاہ اور خانہ کاشت میں مقبوضہ مالکان اور لاتعداد مشتریان کا اندراج ہے۔

(ب) رجسٹر حقداران زمین سال 02-2000 کے کھیوٹ نمبر 1017 کے خانہ ملکیت میں آسائش دیہہ چراگاہ اور خانہ کاشت میں مقبوضہ مالکان ولاتعداد مشتریان کا اندراج ہے۔ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے ایک نوٹ پڑتال مورخہ 10-08-2006 تحریر فرمایا۔اس نوٹ پڑتال کے بعد ایک رپورٹ نائب مہتمم بندوبست کھاریاں کی طرف سے برائے درستگی اندراج وصول ہوئی، جو اس وقت کے مہتمم بندوبست / ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات کو ارسال ہوئی، جنہوں نے درستگی اندراج کا حکم مورخہ 18-10-2006 کو فرمایا جس کے تحت انتقال نمبر 12582 صحت اندراج درج کیا جاکر مورخہ 13-11-2006 کو منظور ہو چکا ہے۔اس انتقال کے حوالے سے خانہ ملکیت کا اندراج آسائش دیہہ چراگاہ سے درست ہو کر شاملات دیہہ کیا جا چکا ہے۔

(ج) درست ہے کہ سال 12-1911 سے خانہ ملکیت کا اندراج شاملات دیہہ چراگاہ تا رجسٹر حقداران زمین 61-1960 محکمہ مال کے کاغذات میں رہا جب کہ سال 65-1964 میں بدوں حکم اس وقت کے پٹواری نے ناجائز طور پر آسائش دیہہ چراگاہ کر دیا جو کہ بحکم کلکٹر ضلع گجرات مورخہ 18-10-2006 دوبارہ درست ہو کر بذریعہ انتقال نمبر 12582 مورخہ 13-11-2006 شاملات دیہہ درج ہو چکا ہے۔

(د) یہ رست ہے کہ ایگزیکٹوڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) گجرات نے مورخہ 29-04-2009 کو بحوالہ حکم نمبر(R) HC/861 منشی عبدالغفور پٹواری اور ذوالفقار علی پٹواری کو معطل کر دیا تھا اور ان کے خلاف محکمانہ انکوائری نائب مہتمم بندوبست، گجرات کے پاس چل رہی ہے۔متعلقہ انکوائری آفیسر کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ انکوائری کی کارروائی مکمل کر کے رپورٹ ارسال کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 2 دسمبر 2009)

ضلع سرگودھا میں کرپٹ پٹواریوں کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*3960: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

جنوری 2007 سے اب تک ضلع سرگودھا میں کتنے پٹواریوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے نیز اس کارروائی کے نتیجے میں کتنے پٹواریوں کو سزا دی گئی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 13 اگست 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

بموجب رپورٹ ای ڈی او (آر) سرگودھا جنوری 2007 تا حال تین پٹواریان کے خلاف کارروائی ہوئی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- محمد اسرار پٹواری حلقہ کوٹ کمبوہ تحصیل شاہ پور کو سرکاری رقم خورد برد کرنے کے الزام میں مورخہ 07-02-2009 کو جبری ریٹائر کر دیا گیا-

2- حبیب اللہ حلقہ پٹواری چک نمبر SB/17 (ٹانگوانی) تحصیل سرگودھا کو جعلی زرعی پاس بکس تیار کرنے کے الزام میں ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے-

3- منشی محمد اعجاز پٹواری حلقہ چک سیدا تحصیل بھلوال کو غلط فرد بنانے کے الزام میں سپیشل جج اینٹی کرپشن سرگودھا کی عدالت سے ملازمت سے برخاست کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا، جس پر (R) DDO/اتھارٹی بھلوال مورخہ 29-01-2008 کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا بعد ازاں عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ لاہور نے مورخہ 02-04-2008 سزا معطل فرما دی، اس حکم کی تعمیل میں منشی محمد اعجاز پٹواری کو ملازمت پر بحال کر دیا گیا-

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

ضلع منڈی بہاؤالدین، ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی تعمیر کے لئے ایکوائر کردہ زمین کی تفصیلات

*3975: جناب طارق محمود ساہی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں 1993 سے آج تک کتنے نئے اضلاع قائم ہوئے، ان کے نام بتائیں؟

(ب) حافظ آباد، چکوال، اوکاڑہ، خانیوال، لودھراں، منڈی بہاؤالدین اور ننکانہ صاحب کو کب اضلاع کا درجہ دیا گیا؟

(ج) ضلع منڈی بہاؤالدین میں ڈسٹرکٹ کمپلیکس کی تعمیر کے لئے آج تک کتنی زمین ایکوائر کی گئی ہے اور کتنی مالیت اس زمین کے مالکان کو فی ایکڑ ادائیگی کی گئی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ مالک وائز بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس کمپلیکس کے لئے مزید اراضی ایکوائر کی جا رہی ہے جبکہ پہلے سے ایکوائر کردہ کئی ایکڑ اراضی خالی پڑی ہے اگر ہاں تو مزید اراضی ایکوائر کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 12 اگست 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف)صوبہ پنجاب میں 1993 سے آج تک مندرجہ ذیل (5) اضلاع قائم کئے گئے ہیں:-

1	حافظ آباد	(01-07-1993)
2	منڈی بہاؤالدین	(01-07-1993)
3	نارووال	(01-07-1993)
4	ننکانہ صاحب	(01-07-2005)
5	چنیوٹ	(01-07-2009)

(ب)ان اضلاع کو مندرجہ ذیل تواریخ پر اضلاع کا درجہ دیا گیا۔

حافظ آباد	(01-07-1993)
چکوال	(01-07-1985)
اوکاڑہ	(01-07-1982)
خانیوال	(01-07-1985)
لودھراں	(01-07-1991)
منڈی بہاؤالدین	(01-07-1993)
ننکانہ صاحب	(01-07-2005)

(ج)ڈسٹرکٹ کمپلیکس / جوڈیشل کمپلیکس وغیرہ کے لئے ایک ہزار کنال اور سات مرلے زمین سال 1994 میں ایکوائر کی گئی، تفصیل ادائیگی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)نہیں۔جہاں تک خالی زمین کا تعلق ہے، چیف آرکیٹیکٹ پنجاب کے پاس شدہ پلان کے مطابق کوئی زمین خالی نہ ہے۔باقاعدہ تمام محکمہ جات کو الاٹ شدہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 دسمبر 2009)

موضع سکندرپورہ تحصیل چک جھمرہ ضلع فیصل آباد میں سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*4036: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)موضع سکندرپور تحصیل چک جھمرہ فیصل آباد میں کتنی سرکاری اراضی ہے۔اس اراضی کا کھیوٹ نمبر، مربع نمبر اور کلہ نمبر بتائیں؟

(ب) کتنی سرکاری اراضی لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر کب اور کن کن افراد کو سالانہ رقم کے عوض دی گئی ہے؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کرکے فصلیں کاشت کر رکھی ہیں ان ناجائز قابضین کے نام، پتہ جات، ولدیت نیز زیر قبضہ رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیاحکومت کے علم میں ہے کہ ناجائز قابضین کو حکومتی اہلکاروں کی سرپرستی ہے؟

(ہ) کیاحکومت سرکاری اراضی واگزار کروانے اور جب سے وہ ناجائز قابضین ہیں ان سے تاوان حاصل کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2009 تاریخ ترسیل 19 اگست 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ DOR فیصل آباد چک نمبر 162/RB سکندر پور میں 2457 کنال 18 مرلے سرکاری زمین ہے جس کا کھیوٹ نمبر 94 ہے مربع نمبران 5/8،6/9،33/32،41، 42،49/43،52،55،57 اور کلہ نمبران 20تا 24 2/16،1/16،11،12،17تا25، 19تا23،1تا10،12،13،19تا18،11،2/13،5،6 ہیں۔

(ب) مطابق ریکارڈ چک ہذا میں 2003 کے بعد کوئی رقبہ ملکیتی صوبائی حکومت لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر نہ دیا ہے۔ البتہ اس سے پہلے دیئے گئے سرکاری رقبہ کی تفصیل ذیل ہے۔

1۔ غلام مصطفے ولد فضل کریم 89K-10M گائے پال سکیم/نمبرداری گرانٹ

2۔ ناظر حسین ولد سعید محمد 98K-18M گائے پال سکیم/نمبرداری گرانٹ

3۔ احمد ولد سوہنا 52K-19M نیلام گرہندہ

4۔ حیات ولد کبیر 56 K-11M نیلام گرہندہ

5۔ پہلوان ولد فتح محمد 88K-5M نیلام گرہندہ

6۔ محمد حسین ولد تاجا 112 K-15M نیلام گرہندہ

(ج) بمطابق رپورٹ چک ہذا میں سرکاری رقبہ پر کسی شخص نے ناجائز کاشت نہ کر رکھی ہے۔

(د) کسی ناجائز قابض کو کسی حکومتی اہلکار کی سرپرستی حاصل نہ ہے۔ تاہم اگر حکومت کے علم میں یہ بات آئی تو اس اہلکار کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

(ہ) حکومت ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے اور ناجائز کاشت کرنے کی صورت میں تاوان وصول کرنے کا حق رکھتی ہے جونہی حکومت کے علم میں ناجائز کاشت کے بارے میں اطلاع موصول ہوتی ہے تو کالونائزیشن ایکٹ 1912 کی دفعات 34/32 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)</u>

<u>موضع کوٹلہ افغاناں تحصیل شکر گڑھ کے قبرستان آرائیاں پر قبضہ کی تفصیلات</u>

*4124: <u>میاں طارق محمود</u>: کیاوزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق موضع کوٹلہ افغاناں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال کے قبرستان آرائیاں کا کل کتنا رقبہ ہے ؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ قبرستان سے ملحقہ مالکان اراضی نے چاروں طرف سے قبرستان کی اراضی پر قبضہ کر لیا ہے ؟

(ج) قبرستان کی اراضی پر ناجائز قابضین کے نام اور رقبہ کی فرداً فرداً تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

(د) کیا حکومت مذکورہ قبرستان کی اراضی کی ریکارڈ کے مطابق نشان دہی کر کے قبضہ واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں ؟

(تاریخ وصولی 10 اگست 2009 تاریخ ترسیل 2 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) مطابق ریکارڈ رجسٹر حقداران زمین سال 07-2006 موضع کوٹلہ افغاناں نمبر خسرہ 211 رقبہ تعدادی 18 کنال 6 مرلہ غیر ممکن قبرستان ہے۔

(ب) قبرستان مذکور پر اعجاز خان ولد زکریا ذات پٹھان ساکن دیہہ نے رقبہ تعدادی 9 مرلہ پر ناجائز قبضہ کر کے اپنے ملکیتی نمبران خسرہ 191-190 کاشتہ مونجی میں شامل کر کے پیٹر انجن نصب کر رکھا تھا۔

(ج) جواب جزو (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) نشاندہی کر دی گئی ہے۔ تجاوز شدہ رقبہ پر مونجی کی فصل کے علاوہ پیٹر انجن بھی نصب تھا۔ جس کے خلاف زیر دفعہ 175 لینڈ ریونیو ایکٹ 1967ء کے تحت کارروائی کرتے ہوئے۔ رقبہ واگزار کر کے شامل قبرستان کر دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 جنوری 2010)</u>

<u>ضلع وہاڑی میں محکمہ مال کے رقبہ کی تفصیلات</u>

<u>*4165: سردار خالد سلیم بھٹی:</u> کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ مال کا زرعی و دیگر رقبہ کس کس موضع میں کتنا کتنا ہے ؟

(ب) کتنا رقبہ آباد اور کتنا بنجر ہے ؟

(ج) یہ رقبہ کب اور کس حساب سے پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا تھا اس سے سالانہ کتنی آمدن حکومت کو ہوتی ہے ؟

(د) اس رقبہ کو لیز / پٹہ / ٹھیکہ پر دینے کا طریق کار نیز یہ کن کی زیر نگرانی دیا جاتا ہے ؟

(ہ) کتنا رقبہ کس کس جگہ پر کن لوگوں کے زیر قبضہ ہے ان قابضین کے نام، پتہ جات اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل 14 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، وہاڑی

(الف) ضلع میں محکمہ مال کا کل رقبہ 7227 ایکڑ 5 کنال 16 مرلے ہے، رقبہ اور موضع کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) 2581 ایکڑ ایک کنال ایک مرلہ آباد ہے- 4646 ایکڑ 4 کنال 15 مرلہ غیر آباد ہے-

(ج) یہ رقبہ جات سال 1999 سے پہلے عارضی کاشت کی سکیموں کے تحت پٹہ پر دیئے گئے تھے اور سال 2003 کے بعد توسیع پر پابندی عائد کر دی گئی تھی رقبہ نیلام عام کے ذریعے ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے سال 2003 میں حکومت کو 1752726 روپے کی آمدن ہوئی تھی، جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(د) رقبہ لیز/پٹہ / ٹھیکہ پر دینے کے لئے زمین کی لاٹ بندی کی جاتی ہے-اس کے بعد بے زمین کاشتکاروں کی درخواستیں طلب کی جاتی ہیں اور جلسہ عام میں نیلامی کی جاتی ہے اور سب سے زیادہ بولی دہندہ کو زمین لیز/ ٹھیکہ پر دے دی جاتی ہے-زمین کی الاٹمنٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کی زیر نگرانی سرانجام پاتا ہے اور حتمی منظوری کلکٹر ضلع دیتا ہے-

(ہ) تفصیل قابضین جھنڈی "ج" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

تحصیل بورے والا میں محکمہ مال کا زرعی رقبہ و دیگر تفصیلات

*4168: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل بورے والا میں محکمہ مال کا زرعی رقبہ کس کس چک موضع میں کتنا کتنا ہے؟

(ب) اس سرکاری رقبہ سے سالانہ حکومت کو کتنی آمدن ہوتی ہے؟

(ج) کتنا رقبہ کن کن لوگوں کے ناجائز قبضہ میں ہے، ان کے نام، پتہ جات اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان سے سرکاری رقبہ واگزار کروانے میں کیا کیا رکاوٹیں حائل ہیں؟

(ہ) اس رقبہ کو کب تک حکومت ان سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 اگست 2009 تاریخ ترسیل 14 ستمبر 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو وہاڑی تحصیل بورے والا میں محکمہ مال کا کل رقبہ 1085 ایکڑ 1 کنال اور 10 مرلے ہے چکوک کی تفصیل جھنڈی (الف) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پٹہ پر دیئے گئے رقبہ سے سال 2003 میں مبلغ -/205787 روپے آمدن ہوئی تھی، تفصیل جھنڈی (ب) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل بورے والا میں 849 ایکڑ 3 کنال اور 16 مرلے 282 افراد کے ناجائز قبضہ میں ہے۔نام، پتہ جات اور رقبہ کی تفصیل جھنڈی (ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کی راہ میں بڑی رکاوٹ عدالتوں کی طرف سے دیا گیا حکم امتناعی ہے۔جس کے اخراج کے بعد رقبہ واگزار کرایا جاتا ہے، پختہ تعمیرات کو گرانے کے لئے ہیوی مشینری کی عدم موجودگی بعض اوقات تاخیر کا باعث بنتی ہے اب تک 85 ایکڑ 4 کنال 13 مرلہ رقبہ واگزار کرایا گیا ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب نے ناجائز قابضین کے خلاف سرکاری رقبہ کی واگزاری کے لئے خصوصی مہم شروع کی ہوئی ہے۔تحصیل بورے والا میں 85 ایکڑ 4 کنال 13 مرلے سرکاری اراضی واگزار کروالی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)</u>

<u>گجرات کو ڈویژن کا درجہ دینے کا جواز</u>

*4189: <u>جناب خالد جاوید اصغر گھرال</u>: کیا وزیر مال وکالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلع چکوال، جہلم اور منڈی بہاؤالدین کو شامل کر کے ڈویژن کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آبادی کے لحاظ سے گجرات ایک بڑا ضلع ہے۔جہلم کی آبادی 46 یوسی پر مشتمل ہے جب کہ گجرات کی آبادی 117 یوسی پر محیط ہے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جہلم کی بجائے گجرات کو ڈویژن کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(تاریخ وصولی 29 اگست 2009 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب میں مزید انتظامی ڈویژن بنانے کی تجویز زیر غور رہی ہے۔اس تجویز کا جائزہ لینے کیلئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں عوامی نمائندے، اعلیٰ سرکاری عہدے داران اور متعلقہ علاقوں کے معززین شامل تھے۔اس کمیٹی کے اکثریتی اراکین، خصوصاً عوامی نمائندگان کی مخالفت کی بناء پر یہ تجویز مؤخر کردی گئی لہذااس وقت پنجاب میں کسی بھی نئے انتظامی ڈویژن کی تشکیل کی کوئی بھی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ آبادی کے لحاظ سے گجرات ایک بڑا ضلع ہے اور یہ 117 یوسی پر محیط ہے لیکن ضلع جہلم 54 یوسی پر محیط ہے۔

(ج) جزو (الف) کے جواب سے یہ واضح ہے کہ مزید انتظامی ڈویژن بنانے کی کوئی تجویز حکومت پنجاب کے اس وقت زیر غور نہ ہے اسلئے اس سلسلہ میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)</u>

<u>ہر بنس پورہ لاہور میں سرکاری اراضی پر قبضہ کی تفصیلات</u>

<u>*4349: شیخ علاؤالدین</u>: کیاوزیرمال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر بنس پورہ لاہور میں جلو پارک ریلوے ٹریک کے ساتھ ساتھ واقع کئی ایکڑ سرکاری اراضی پر قبضہ مافیا نے قبضہ کیاہوا ہے کیا حکومت اس اراضی کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ زمین پر قبضہ کرنے والے افراد کے ناموں سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 28 اکتوبر 2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور۔

(الف) یہ درست ہے کہ جلو پارک ریلوے ٹریک کے ساتھ ساتھ رقبہ تعدادی 677-K-8M ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ ہے جو کہ بروئے انتقال نمبر 6238 مخفوظگی رقبہ بحق پنجاب ریونیو اکیڈمی لاہور بحکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور نمبری 10547 مورخہ 11-06-1986 خانہ ملکیت سنٹر گورنمنٹ خانہ کاشت ریونیو اکیڈمی پنجاب لاہور کے نام انتقال درج رجسٹر ہو کر مورخہ 13-08-1986 کو منظور ہوا۔ رقبہ مذکورہ پر لوگ قیام پاکستان سے پہلے کے قابض ہیں تاہم تقریباً 31 کنال 4 مرلہ رقبہ ناجائز قابضین سے واگزار کروایا گیا ہے اور باقی رقبہ بھی حکومت واگزار کروانے کی کوشش کر رہی ہے۔

(ب) بمطابق رجسٹر حقداران زمین 86-1985 زیر کار رقبہ مذکورہ پر درج ذیل ناجائز قابضین ہیں۔

1۔ محمد طفیل، محمد بشیر پسران اللہ دتہ 11-K-2M

2۔ ارشاد احمد ولد غلام محمد 22-K-14M

3۔ یونس سرور پسران فیروز دین 13-K-6M

4۔ بشیر احمد، نذیر احمد، محمد سلیم، محمد حنیف پسران عطا محمد 91-K-13M

5۔ غلام رسول ولد ناظر دین 35-K

6۔ محمد بشیر ولد احمد دین 23-K-12M

7۔ محمد اسماعیل ولد محمد حسین 113-K-19M

8۔ ابراہیم ولد محمد حسین 45-K-19 M

9۔ محبوب علی ولد نور الہی 83 K۔

10۔ محمد یعقوب ولد نور الہی 77-K-4M

11۔ محمد یعقوب، محبوب علی پسران نور الہی 70-K-16M

12۔ سرور ولد فیروز دین 14-K-2M

13۔ یونس ولد مہر دین 12-K-9M

14۔ سرور ولد چراغ دین 34-K-18M

15 رشید ولد بشیر 36-K-10M

رقبہ ملکیتی سرکار پر قبضہ کرنے کی کوشش یا قبضہ کرنے والوں کے خلاف FIR درج کروائی جاتی ہے اب تک جملہ 23 عدد FIRs مختلف قبضہ گروپوں کے خلاف درج کروائی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

ضلع فیصل آباد میں محکمہ کی اراضی و دیگر تفصیلات

*4382: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:—

(الف)ضلع فیصل آباد میں محکمہ کی اراضی کتنی کس کس گاؤں، موضع اور شہر میں ہے ؟

(ب)اس اراضی کی سالانہ آمدن کتنی ہے ؟

(ج) کتنی اراضی پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر دی گئی ہے ؟

(د) پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر اراضی دینے کی مجاز اتھارٹی کون ہے ؟

(ہ) کتنی اراضی پر کس کس نے ناجائز قبضہ کب سے کیا ہوا ہے ؟

(و) ناجائز قابضین سے کب تک قبضہ واگزار کروالیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 7اکتوبر2009 تاریخ ترسیل 13نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) فیصل آباد:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ مال کی اراضی 26443ایکڑ ہے گاؤں، موضع اور شہر کی تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) سال 2003 میں پٹہ / لیز/ ٹھیکہ کی توسیع میعاد پٹہ کے ذریعہ مبلغ -/9549338روپے آمدن ہوئی، اسی سال بذریعہ نوٹیفکیشن بورڈ آف ریونیو نمبری 3223 / 2003-3744 مورخہ 10-12-2003 سے مزید توسیع میعاد پٹہ پر پابندی عائد کردی تھی، اس لئے اس کے بعد اس مد میں کوئی آمدن نہ ہوئی-

(ج) 2643 ایکڑ رقبہ پٹہ / لیز/ ٹھیکہ پر دیا گیا ہے-

(د) بورڈ آف ریونیو پنجاب کے نئے نوٹیفکیشن مورخہ 13-01-2010 کے مطابق یہ اختیارات ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کے پاس ہیں اور اس کی حتمی منظوری ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو / ضلعی کلکٹر کے پاس ہے-

(ہ) رقبہ تعدادی 3720ایکڑ پر ناجائز قابضین کا قبضہ ہے، تفصیل جھنڈی "الف" برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(و) نئی لیز پالیسی بورڈ آف ریونیو کے تحت ناجائز قبضہ رقبہ زرعی بذریعہ نیلام عام آئندہ چند ماہ میں پٹہ / ٹھیکہ زیر سکیم ٹینڈر عارضی کاشت پر دیا جائے گا- اس طرح زیر ناجائز قبضہ رقبہ جلد واگزار یا Regularize کر دیا جائے گا-

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

احمد پور شرقیہ میں ساڑھے بارہ ایکڑ زمین کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*4386: ملک جہاں زیب وارن: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جون2002تا31اکتوبر2009احمد پور شرقیہ تحصیل (ضلع بہاول پور) میں کتنے افراد کو ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے زمین الاٹ کی گئی ان افراد کے نام، پتہ جات، ولدیت اور موضع کا نام جس جگہ زمین الاٹ کی گئی نیز ان کو کتنے ایکڑ زمین الاٹ کی گئی؟

(ب) کیایہ درست ہے کہ اکثر لوگوں کو ساڑھے بارہ ایکڑ سے بھی زیادہ زمین الاٹ کی گئی ہے؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ اکثر لوگوں نے محکمہ کے افسران اور اہلکاران کی ملی بھگت سے ایسی زمین بھی الاٹ کروالی ہے جن پر40/30سال سے لوگ رہائش پذیر ہیں یا قبرستان بنے ہوئے ہیں؟

(د) کیایہ بھی درست ہے کہ اب یہ لوگ ان رہائشی آبادیوں اور قبرستان پر بلڈوزر چلارہے ہیں جس کی وجہ سے عوام شدید پریشان ہیں؟

(ہ) کیاحکومت ایسی الاٹمنٹ منسوخ کرنے اور ایک سے زائد الاٹیں ایک ہی فرد کو الاٹ کرنے کی تحقیقات کروانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی7اکتوبر2009 تاریخ ترسیل13نومبر2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) بہاول پور:-

(الف) جون2002تا31اکتوبر2009، 191اشخاص کو2022ایکڑ5کنال اور6مرلہ رقبہ زیر وزیر اعلیٰ سکیم الاٹ کیا گیا ہے، تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ب) یہ درست نہ ہے کہ تحصیل احمد پور شرقیہ میں ساڑھے بارہ ایکڑ سے زیادہ رقبہ کی الاٹمنٹ کی گئی ہے- الاٹمنٹ زیر وزیر اعلیٰ سکیم تابع ہدایات40کنال سے100کنال تک کی گئی ہے-

(ج) درست نہ ہے آبادی یا قبرستان کے رقبہ کی الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے- اگر کہیں سہواً کوئی غلطی ہوئی ہے تو اسے ضلعی سپروائزری کمیٹی نے الاٹمنٹ سے خارج کر دیا ہے- کوئی الاٹمنٹ افسران یا اہلکاران کی مرضی سے نہ ہوئی ہے، بلکہ حکومت کی تشکیل شدہ الاٹمنٹ کمیٹی نے موقع پر بذریعہ قرعہ اندازی کی ہے-

(د) درست نہ ہے-

(ہ) درست نہ ہے- کسی فرد کو ایک سے زائد لاٹ الاٹ نہ کی گئی ہے- تمام تر الاٹمنٹ تحصیل سکروٹنی کمیٹی کی جانچ پڑتال کے بعد کی گئی ہے-

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2010)

ضلع بہاولنگر، لینڈ کمیشن کی زمین کی تفصیلات

*4441: جناب محمد طارق امین ہوتیانہ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاول نگر میں لینڈ کمیشن کی کتنی زمین کس کس جگہ ہے؟

(ب) کتنی اراضی خالی پڑی ہے اور کتنی پر لوگ ناجائز قابضین ہیں؟

(ج) اس اراضی کا Status کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ 2002 تا 2007 اس ضلع میں واقع لینڈ کمیشن کی کافی اراضی جعل سازی سے اس ضلع کے علاوہ دیگر اضلاع کے لوگوں کو الاٹ کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت یہ اراضی اس ضلع کے ایسے کاشتکاروں کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے جو 60/50 سال سے اس اراضی پر قابضین ہیں۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 15 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 14 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع بہاولنگر میں لینڈ کمیشن کی اراضی تعدادی 24378 کنال 16 مرلہ بشمول قابل الاٹمنٹ / زیر لٹیگیشن بقایا ہے جسکی موضع وار تفصیل درج ذیل ہے۔

تحصیل بہاولنگر	مرلہ۔کنال
کمال محمد	16۔16
فقیر شاہ	40۔04
کھوبر	08۔04
محمد امیر چشتی	01۔10
حسن رائے گا	124۔11 عدالت دیوانی میں زیر سماعت ہے
اراضی قائم کا	17۔05
بیگ کا نور پور	43۔10 عدالت دیوانی میں زیر سماعت ہے
راجے کا	14۔16

علی شیر	08ـ00
مکھنا راجے کا	10ـ11
عاکوکا ہٹھاڑ	54ـ19
رمضان شاہ	13ـ98 عدالت دیوانی میں زیر سماعت ہے
گجیانہ	14ـ04
بکھو شاہ	13ـ16
ماتراں	31ـ10
ٹوبہ قلندر شاہ	11ـ2587 فیصلہ فیڈرل لینڈ کمیشن ہو چکا ہے اور رٹ پٹیشن دائر کی جاری ہے۔
ماڑی میاں صاحب ہٹھاڑ	16ـ244 عدالت دیوانی و عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے-
بلاڑہ نبی بخش	00ـ47 الاٹ شدہ ہے بوجہ لٹیگیشن ریکارڈ میں عمل نہ ہوا ہے-
غوث پور	06ـ817 عدالت دیوانی و عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
نور جہانیاں	01ـ538 عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
محمود پور	54ـ00
گورمکھ سنگھ	08ـ00
جالوالہ	10ـ818 عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
ٹکڑا نمبر 1	246ـ03 00ـ74 کنال کے پٹہ کے عملدر آمد کی درخواست زیر کارروائی ہے
کوٹ امین خاں	06ـ417 عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
حسین آباد شرقی	04ـ17 عدالت دیوانی، فیڈرل لینڈ کمیشن اور عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
چک زمان	40ـ00
شرف دین	88ـ00
پیر سکندر راوتاڑ	00ـ84 رقبہ زیر لٹیگیشن ہے-

تحصیل منچن آباد

احمد گدھوکا	06۔01
بہرام سر	134۔05
اللہ بخش لا لیکا	1625۔07 فیڈرل لینڈ کمیشن و عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
مونی ڈھائی	10۔15
فدائی شاہ	1958۔08 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے
وزیرہ گدھوکا	1125۔00 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے
سید علی	1285۔00 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے
لالہ امر سنگھ	1277۔02 فیڈرل لینڈ کمیشن و عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
بھیڈ والا	4314۔04 قبل ازیں فیصلہ فیڈرل لینڈ کمیشن ہو چکا ہے لیکن تا حال زیر کارروائی ہے
بابل والا	32۔19
روڑی والا	08۔00
رحمونکا	33۔00
بھائی خاں کھرل	20۔11
کاکوانی	1682۔06 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے
اسماعیل پور رتیکا	1468۔14 زیر مقدمات ہے
احمد پور میکلوڈ گنج	509۔15 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے
میاں والا	489۔08 فیڈرل لینڈ کمیشن و عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
سید علی	21۔17 عدالت عالیہ میں زیر سماعت ہے

تحصیل چشتیاں

شہر فرید	32۔15
پرانی چشتیاں	30۔18
رحمان شاہ	87۔05 فیڈرل لینڈ کمیشن میں زیر سماعت ہے
تگہ بلوچاں	57۔05

شعلی غربی	06۔379 عدالت عالیہ ہائیکورٹ میں زیر سماعت ہے
3 گجیانی	09۔1283 فیصلہ فیڈرل لینڈ کمیشن میں زیر سماعت ہے اور فیصلہ ریزو ہے

(ب)

بہاولنگر	5230 کنال 10 مرلے قابضین، 1316 کنال خالی
منچن آباد	1655 ایکڑز مقدمات قابضین اور 345 ایکڑ خالی
چشتیاں	586 کنال 19 مرلے قابضین اور 1283 کنال 19 مرلے خالی

(ج)

بہاولنگر	80% قابل کاشت اور 20% غیر آباد
منچن آباد	80% قابل کاشت اور 20% غیر آباد
چشتیاں	55% قابل کاشت اور 45% غیر آباد

(د) 2002 تا 2007 میں کسی دیگر اضلاع کے لوگوں کو ضلع ہذ میں زرعی اصلاحات کی زمین کی الاٹمنٹ نہ ہوئی ہے۔

(ہ) مطابق قانون / پالیسی مستحقین کو رقبہ بقایا قابل الاٹمنٹ زرعی اصلاحات جو کہ مقدمات سے پاک وصاف ہو گا مطابق احکامات حکومت الاٹ کیا جاسکتا ہے

(تاریخ وصولی جواب 11 دسمبر 2009)

موضع لدھڑ، سیالکوٹ میں 200 ایکڑ اراضی خریدنے کی تفصیلات

*4447: چودھری طاہر محمود ہندولی ایڈووکیٹ: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع لدھڑ تحصیل سیالکوٹ میں 200 ایکڑ اراضی خرید کی گئی تھی؟

(ب) اس اراضی کے خریدنے کا مقصد کیا تھا جس مقصد کے لئے خریدی گئی تھی کیا وہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا ہے اگر نہیں تو یہ اراضی کسانوں کو واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) جب اراضی خریدی گئی تھی تو اس وقت فی ایکڑ کیا ریٹ تھا اور اب کتنا ہے، آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 20 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 14 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، سیالکوٹ یہ درست ہے کہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن نے موضع لدھڑ اور موضع گھوڑوڈا میں 200 ایکڑ اراضی برائے تعمیر انجینئرنگ یونیورسٹی ایکوائر کی تھی۔

(ب) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو، سیالکوٹ اس اراضی کے ایکوائر کرنے کا مقصد انجینئرنگ یونیورسٹی تعمیر کرنا تھا۔ جو ابھی تک تعمیر نہ ہوئی ہے۔ تاہم اس بارے میں ہائیر ایجوکیشن کمیشن ہی بہتر وضاحت کر سکتا ہے۔

(ج) بمطابق ڈسٹرکٹ آفیسر زریونیو، سیالکوٹ جب اراضی ایکوائر کی گئی تھی اس وقت موضع لدھڑ میں زمین کی قیمت مبلغ۔/309920 روپے فی ایکڑ اور موضع گھٹور وڈا میں مبلغ۔/476000 روپے فی ایکڑ تھی۔ اب موجودہ اوسط بیع فی ایکڑ موضع لدھڑ مبلغ۔/1195040 روپے اور موضع گھٹور وڈا میں۔/1286400 روپے ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جنوری 2010)

تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں اشتمال کے پٹواریوں کی تفصیلات

*4452: جناب شہزادر سول خاں: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں اشتمال کے کتنے پٹواری تعینات ہیں، ان کے نام، ڈومی سائل، پتہ جات اور کوالیفیکیشن بتائیں؟

(ب) ان پٹواریوں میں سے کتنے پٹواریوں کی تعلیمی اسناد کی تصدیق کروائی گئی ہے اور کن کن پٹواریوں کی اسناد جعلی پائی گئی ہیں، ان کے نام کیا ہیں اور جعلی اسناد پر ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 اکتوبر 2009 تاریخ ترسیل 26 نومبر 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ EDO(R) مظفر گڑھ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ میں اشتمال کے دس پٹواری تعینات ہیں، ان کے نام، ڈومیسائل، پتہ جات اور کوالیفیکیشن درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام پٹواری	ڈومیسائل	تعلیم	مستقل پتہ
1	شاہد محمود	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	وارڈ 10 علی پور سٹی
2	سجاد حسین	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع بیٹ وارڈ یانوالہ تحصیل علی پور
3	عبدالجبار	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع کوہر فقیراں تحصیل علی پور
4	محمد اصغر	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع مڈ سونہاراشاہ تحصیل علی پور
5	جاوید اقبال	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	وارڈ نمبر 5 خیر پور سادات تحصیل علی پور

6	محمد اقبال	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع بیٹ وارڈ نوالہ تحصیل علی پور
7	محمد عمر فاروق	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	جتوئی روڈ ٹیچر کالونی تحصیل علی پور
8	محمد سلیم بھٹہ	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	ٹیچر کالونی عید گاہ روڈ تحصیل علی پور
9	عبدالغفار	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع گھلواں تحصیل علی پور
10	نذر حسین	ضلع مظفر گڑھ	میٹرک	موضع خنانی سیت پور تحصیل علی پور

(ب) بمطابق رپورٹ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) مظفر گڑھ تعلیمی اسناد کی تصدیق کا تعلق ہے پٹواریان کی تقرری کا اختیار متعلقہ تحصیل کے DDORs کو حاصل ہے۔ جو کہ بوقت تقرری تعلیمی اسناد کی تصدیق کروانے کے مجاز ہیں۔ نیز محمد اصغر نامی ایک پٹواری کے خلاف ایک درخواست بابت جعلی سند میٹرک ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (اشتمال) مظفر گڑھ کو موصول ہوئی تھی اس کی سند کو بورڈ آف انٹرمیڈیٹ ملتان میں بغرض تصدیق بھیجا گیا تھا۔ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ نے اس کی سند کو جعلی قرار دیا تھا۔ جس کا ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (اشتمال) مظفر گڑھ نے کیس بنا کر متعلقہ DDOR علی پور کو بھیج دیا تھا جس کے خلاف محمد اصغر پٹواری نے عدالت عالیہ ہائیکورٹ ملتان بینچ ملتان میں رجوع کیا اور عدالت عالیہ نے حکم امتناعی جاری کیا ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جنوری 2010)

لاہور مقصود احمد ملک

2 فروری 2010 سیکرٹری